احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 12- ستمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 12- ستمبر 1998ء 20 جمادی الاول 1419ھ - 12- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 201

کسی کی تحقیر نہ کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ بھائی دوسرے پر نہ ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے۔
اور اسے حقیر نہیں جانتا۔ کسی انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے۔
(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظن)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں' یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے' وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو' تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے (-)

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 23)

دوسروں کو اپنے دل میں حقیر نہ سمجھو

(حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اگر ایک انسان اپنی حقیقت کو پہچان جائے تو وہ دوسرے کو حقیر جان ہی نہیں سکتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ حقیر نہیں کہتا۔ حقیر نہیں کہنا اور بات ہے' حقیر جاننا اور بات ہے۔ جاننے سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل پہ جب وہ غور کر کے دیکھتا ہے تو پھر وہ دوسرے کو حقیر جانتا ہی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ؎

بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم ہر ایک سے اپنے خیال میں بد تر بنو یہ نہیں کہ دوسروں کے خیال میں بد تر بنو۔ پھر دیکھو کہ شاید یہی نسخہ کام آجائے اور اللہ کے وصال کے گھر میں تمہارا اسی وجہ سے داخلہ ہو جائے۔ پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں "وہ اسے حقیر نہیں جانتا" کیونکہ جب وہ اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو پھر اس کے نفس کی آواز یہ ہے کہ تم حقیر ہو۔ اور اگر تمہاری عزت ہے تو محض خدا کی پردہ پوشی کی وجہ سے ہے۔ اگر تمہیں کوئی مرتبہ اور مقام حاصل ہے تو محض اللہ کے احسان اور فضل کے نتیجہ میں ہے۔ جب ایک انسان اس حقیقت کو پا جاتا ہے تو اپنے بھائی کو اپنے سے کم درجہ دیکھتا ہے تو شرمندگی محسوس کرتا ہے حقیر نہیں سمجھتا اس کو۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اس کے نتیجے میں لازماً شرمندگی ہوتی ہے شرمندگی اس بات کی کہ دیکھو یہ مجھ سے زیادہ محنت کرنے والا' مجھ سے زیادہ اخلاص رکھنے والا' مجھ سے زیادہ بعض باتوں میں' قربانیوں میں آگے بڑھا ہے لیکن میں اس سے بہتر حال میں ہوں تو ایسی صورت میں سوائے شرمندگی اور استغفار کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا لیکن حقیر جاننے کا کوئی تصور بھی اس میں پیدا نہیں ہوتا۔

پھر آنحضرت ﷺ اس کے بعد فرماتے ہیں "تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے" یعنی مقام تقویٰ محمد مصطفیٰ کا دل ہے ایک انسان کے لئے پھر فرمایا یہی برائی کافی ہے کہ اپنے (-) بھائی کی تحقیر کرے پہلے تحقیر سے منع فرمایا پھر دوبارہ ذکر فرمایا ایک (فرمانبردار) کے لئے یہی برائی کافی ہے اس کو ہلاک کرنے کے لئے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے۔ اب فرق صرف یہ ہے کہ میں عربی میں اس کو دیکھ کر بتاتا ہوں کہ عربی میں یہ فرق موجود ہے کہ نہیں۔ ایک ہی جیسے الفاظ ہیں دونوں جگہ۔ اسے حقیر نہ سمجھو کا معنی بھی لیا جا سکتا ہے اور حقیر نہ کرو۔ تو دوسری جگہ بھی چونکہ وہی لفظ استعمال ہوئے ہیں اس لئے اسی مضمون میں ہیں دونوں باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے بھائی کو اپنے دل میں حقیر نہ سمجھو اور دوسرا اپنے بھائی سے حقارت کا سلوک نہ کرو۔ تو فرمایا کسی (-) کی ہلاکت کے لئے اس کا یہی جرم کافی ہے' یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے اور اس سے تحقیر کا سلوک کرے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 6- جنوری 1995ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یہ غرباء کی جماعت ہے

حضرت شیخ امام بخش صاحب شاہجہانپوری کی روح پرور روایت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ معہ خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرہ کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھانا۔ حضرت صاحب کی نظر پڑ گئی آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر مامور کی جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے

"اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب برا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہئے خود الگ ہو جائے"

سیرت احمد... صفحہ 104 مولفہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری طبع اول دسمبر 1962ء ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نیوروسرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب 13- ستمبر 1998ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے آؤٹ ڈور سے پرچی بنا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جنگ کا آغاز روس کی طرف سے ہونے کا امکان ہے

تیسری عالمی جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی رؤیا

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیوں کی حفاظت فرمائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 74 میں سورۃ مائدہ کی آیات 115' 116 کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی ایک پرانی رؤیا کا ذکر فرمایا جو آئندہ عالمی جنگ اور اس کے نتائج کی خبر دیتی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ جماعت کی امانت ہے۔ اور غالباً پہلے کسی عام مجلس میں بیان نہیں کی گئی۔

ایسا رزق مانگا جا رہا ہے جو آخر وقت تک قوم کا ساتھ دے اور غیر معمولی طور پر ہو۔ وہ نشان میں دکھاؤں گا اور بہت غیر معمولی نشان ہو گا آیتہً کا ایک مطلب ہے ایک غیر معمولی نشان لیکن تم نے ناشکری کرنی ہے پھر اور اگر تم ناشکری کرو گے تو پھر سزا بھی غیر معمولی ہو گی۔ نشان بھی ایسا ہو گا کہ اس کی مثال نہیں ہو گی۔

واقعہ یہ ہے کہ جس طرح رزق حضرت مسیح کی دعا کے نتیجے میں مسیحیوں کو' مسیحی اقوام کو ملا ہے ایسے رزق کی کوئی مثال ساری تاریخ عالم میں کبھی دکھائی نہیں دیتی۔ اور انہی پر ٹوٹا پڑ رہا ہے رزق سارا۔ یہ ایک نشان ہے۔

حالانکہ مسلمانوں سے انہوں نے وہ علوم سیکھے جن کے نتیجے میں ان کے رزق میں فراخی عطا ہوئی۔ ان کو خدا نے ایک مقام پہ پہنچ کے روک دیا وہاں مسلمان ان کی محنتیں ان کی دماغی کاوشوں کو ان قوموں کی طرف منتقل کر دیا۔ جہاں سے پھر انہوں نے اس کو پکڑا اور ابھارا۔ اور رزق آسمان سے اور زمین سے دونوں سے اس طرح اترا ہے جس طرح نوح کے زمانہ میں آسمان بھی برس رہا تھا پانی اور زمین بھی اگل رہی تھی۔

دوسرا پہلو کچھ پورا ہو چکا ہے کچھ ہونا ہے جو جنگوں میں ہلاکت کے ذرائع ایجاد کئے گئے ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ ان کی کوئی مثال پہلے نہیں تھی کوئی تصور تک نہیں ملتا۔ دو جنگوں میں سے یہ گذر چکے ہیں لیکن ابھی رزق جاری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سزا اپنے کمال کو نہیں پہنچی وہ سزا جب اپنی تکمیل کو پہنچے گی جس کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر یہ رزق والے معاملے پیچھے تاریخ کا حصہ بن جائیں گے اور وہ ابھی آنے والی ہے۔

اور مجھے ڈر یہ ہے کہ ان کو جو جرائم کی توفیق مل رہی تھی جلدی جلدی یعنی پچھلی جنگ عظیم کے بعد انہوں نے کافی سبق سیکھے Morality پہ زور دیا۔ Racism کے خلاف بہت مہمات چلائیں اور انسانیت کے حقوق پر غیر معمولی محنت کی اور جب سے (رشیا) Russia کا Collapse ہوا ہے اتنی جلدی یہ سبق بھلانے لگ گئے ہیں کہ شاید ہی دنیا کی تاریخ میں کسی قوم نے اتنی محنت سے کمائے ہوئے سبق اتنی آسانی سے بھلا دیئے ہوں یہ ڈر والی بات ہے اس سے پتہ چل رہا ہے کہ ضرور وقت قریب آ رہا ہے اس سلسلے میں ایک دفعہ ایک رؤیا بھی دیکھی تھی بچوں کو اپنے سنائی تھی۔ کئی سال پہلے کی ہے۔

وہ بہت ہی واضح ہے جس سے اندازہ یہ ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ میں بھی دیکھ لوں وہ دور جس میں یہ خوفناک عذاب نازل ہونے ہیں اور آخری فیصلہ کن جنگ ہونی ہے۔

اور اس میں مونا بھی دکھائی گئی ہے ساتھ بچے بھی ہیں۔ مونا خاص طور پر کار میں آگے بیٹھی ہوئی ہے۔

اگر کبھی نہیں بتائی گئی تو وہ بتانی ضروری ہے وہ تو امانت ہے۔

ایسی عجیب رؤیا۔ اکثر جو رؤیا خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ وہم و گمان میں ویسے آ ہی نہیں سکتیں۔

میں نے دیکھا کہ میں ایک Russia کا نام تو نہیں ہے لیکن یہاں سے جو میرے ذہن میں سمت ہے وہ Russia کی سمت ہی ہے اور Russia کا بھی شمالی حصہ۔ وہاں ایک بہت بلند پہاڑ ہے میں وہاں کھڑا ہوں اور وہ جو ماہرین ہیں زمین کی ساخت کے Geologist کیسے بنی Ice Ages کیسے آئیں کیسے پگھلیں۔ ان میں کوئی ایک چوٹی کا ماہر ہے جو مجھ سے سبق لینے کے لئے وہاں میرے ساتھ کھڑا ہے اور مجھے کہتا ہے مجھ سے پوچھنا چاہتا ہے کہ Ice Age کس طرح تبدیل ہوتی ہے اور کس طرح اس کے بعد پھر دوسری عمر آیا کرتی ہے دوسرا زمانہ آیا کرتا ہے تو وہاں سب برفیں جمی ہوئی ہیں اور سڑکیں سی بنی ہوئی ہیں اور نالیاں نالیاں بھی سب جمی ہوئی ہیں۔ وہ چوٹی ہے لیکن پھیلی ہوئی چوٹی جس طرح سطح مرتفع ہوتی ہے۔ اس کو میں ساتھ لے کے چلاتا ہوں دیکھو یہ سب برف جمی ہوئی ہے نا ساری۔ یہاں سے جاتے ہیں یہ دیکھو یہ کنارا۔

یہاں پہنچ کر یہ جو برف کا دباؤ ہے یہ آخر برف کو پگھلا دے گا۔ اور یہاں سے پھر پانی بہنا شروع ہو گا اور پھر تیزی کے ساتھ یہ عمل بڑھ جائے گا اور ایک دفعہ جب شروع ہوا تو پھر یہ ساری برف پگھل کے تو پانیوں میں تبدیل ہو جائے گی اور Age بدل جائے گی جو تم چاہتے ہو۔

اب مجھے تفصیل یاد نہیں رہی اس وقت میں نے بتائی تھی بچوں کو۔ بی بی بھی تھیں اس وقت۔ اتنی واضح تھی اور بڑی دلچسپ تفصیل اگر لکھ لیتا تو اچھا رہتا۔

اس کو میں سب سمجھا کر کہتا ہوں کہ یوں برفیں پگھلا کرتی ہیں یوں ICE AGE (یعنی برف کا زمانہ) نسبتاً گرم زمانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے تو وہ تعجب سے میری طرف دیکھتا اور کہتا ہے درست ہے یہ بات۔ اب مجھے سمجھ آئی ہے۔ حالانکہ Geologist وہ ہے اور بات بڑی سادہ سی ہے لیکن صاف پتہ چلتا ہے کہ کوئی روحانی تبدیلی کی طرف اشارہ ہے یعنی لوگ منجمد ہیں کوئی ان میں گرمی نہیں ہے۔

اس کے بعد میں وہاں سے نیچے اترتا ہوں تو نیچے ہماری کار کھڑی ہے اس میں سامان لدا ہوا ہے جیسے سفر کی تیاری ہو۔ اور بی بی وغیرہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مونا بھی اگلی سیٹ پہ ہے۔ پیچھے سامان بچے طوبیٰ وغیرہ سب پیچھے بھرے پڑے ہیں تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہ جو Russia کے پہاڑ ہیں۔ پہلے برف کا پگھلا ہوا نظارہ تھا وہ چھوٹے پیمانے پر تھا اب سارے پہاڑ بھر بھرے ہو جاتے ہیں اور چوٹیوں سے ڈھلکنے لگتے ہیں

Wave After Wave. Wave after Wave.

جس طرح لہریں چلتی ہیں اس طرح پہاڑ اتر رہے ہیں جیسے کسی نرم چیز کے ڈھیر کو زیادہ اونچا کر دیا جائے تو خود بخود ڈھلکنے لگتا ہے اور وہ ایک سمت میں آ رہے ہیں اور میں دور سے دیکھتا ہوں نظارہ تو ساری دنیا بھاگی جا رہی ہے اس قدر Panic ہے قیامت آئی پڑی ہے اور دیکھتا اس سمت میں ہوں جس طرف یورپ کا باقی حصہ ہے۔

اور لوگ چھوڑ چھوڑ کے دوڑ رہے ہیں۔ اور لگتا ہے کہ اب یہ جو بھرتے ہوئے پہاڑ ہیں یہ ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اس وقت جو ہمارے ساتھی ہیں ان میں بھی تھوڑی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ کیوں نہیں میں اب جلدی چل رہا۔

میں ان سے کہتا ہوں کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ رستے بنائے ہوئے ہیں جن سے میں آرام سے نکل جاؤں گا اس لئے کوئی گھبراہٹ نہیں آرام سے بیٹھو تیاری کرو اور دروازے بند کر کے پھر ہم کار سٹارٹ کرنے لگتے ہیں تو خواب ختم ہو گئی۔

اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ جو جنگ عظیم آئے گی آئندہ۔ اس میں کوئی دھماکہ Russia کی طرف سے پہلے ہو گا۔ کوئی آغاز وہاں سے ہو گا۔ اور پھر جس طرح پہاڑ بھرتے ہیں۔ اس طرح ہو گا مجھے بعد میں خیال آیا کہ قرآن کریم نے جو یہ فرمایا ہے سورۃ طٰہٰ میں (کہ خدا تعالیٰ پہاڑوں کو اکھاڑ پھینکے گا اور چٹیل میدان بنا دے گا)

تو یہ تو اس کی تعبیر ہے بالکل۔ اور وہ کھلا کھلا منظر ہے آئندہ قوموں کی ترقی اور ان کے تنزل کا اور (احمدیت) کے رستے میں جو حائل ہے وہ پھر (احمدیت) قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوں گے جب ان کے تکبر ٹوٹ جائیں گے تو یہ رؤیا دراصل اسی کی تفسیر ہے کس طرح پہاڑ بھرتے ہیں اور کس طرح وہ Level ہونے لگتے ہیں۔

تو ہو سکتا ہے آغاز Russia ہی کی طرف سے ہو کسی وجہ سے۔ ابھی تک تو دوستیاں ہیں۔ لیکن ظاہری دوستیاں ہیں حقیقی دوستی کوئی نہیں ہے کوئی ایسا واقعہ ہو جائے وہاں اندرونی انقلاب آ جائے سخت گیر لوگ دوبارہ حاکم ہو جائیں کوئی اور ایسا واقعہ ہو جس کے نتیجے میں پھر وہ دھماکہ ہو جائے۔

تو یہ یقیناً ہونے والی باتیں ہیں جو آئندہ زمانے میں ہوں گی اور اللہ بہتر جانتا ہے ہم دیکھیں یا بعد میں لوگ آنے والے دیکھیں گے۔ لیکن انہوں نے مٹنا تو ہے ہی۔ یہ وہ آیت ہے جو اپنی جگہ الگ پیشگوئی فرما رہی ہے۔

(-) پس جو بعد میں تم میں سے کوئی انکار کرے گا پھر میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جب سے زمانہ بنا ہے کبھی کسی اور قوم کو ایسا عذاب نہیں دیا گیا اور واقعتاً جو Atomic War Far جس میں (اٹامک بالائی فضا) Atomic Stratosphere ہو جاتا ہے Holocaust (آگ سے جانوں کا ضیاع) اس کا تو کوئی جواب ہی نہیں ویسی تو دنیا نے کوئی چیز دیکھی نہیں۔ مگر یہ جو خوشخبری ہے کہ احمدیوں کو اللہ بچا لے گا رستہ رکھا ہوا ہے جس رستے سے وہ نکل جائیں گے انشاء اللہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بے کسی کی دعا

○ رحمۃ للعالمین، محسن اعظم ﷺ کی ذات بابرکات پر جو مظالم ڈھائے گئے اور ایذاء رسانیوں کی ہولناک داستان رقم کی گئی اس میں سرفہرست طائف کا واقعہ آتا ہے۔ جب آپؐ کو اپنی قوم نے بے انتہاء تکلیفیں پہنچاتے ہوئے رد کر دیا۔ تو آپؐ انتہائی نامساعد حالات میں بے بسی کے عالم میں طائف کی طرف روانہ ہوئے کہ شائد یہ قوم ایمان لے آئے اور ہدایت پا جائے 40 میل سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے جب آپؐ طائف پہنچے تو یکے بعد دیگرے تمام رؤساء نے آپ کا سختی سے انکار کر دیا۔ نہ صرف آپؐ کو رد کیا بلکہ شہر کے آوارہ اوباش نوجوانوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے جھولیوں میں پتھر بھر لئے۔ حضورؐ پر آوازے کسے اور پتھر برسانا شروع کئے۔ اس سنگ باری سے آپؐ کا جسم لہولہان ہو گیا۔ تین میل تک یہ نادان آپؐ کا تعاقب کرتے رہے۔ تین میل دور ایک باغ میں آپؐ نے پناہ لی اور یہ ظالم واپس گئے۔ آپؐ ایک درخت کے سائے تلے کھڑے ہو کر اپنے رب کے حضور بڑے درد بھرے الفاظ میں یوں گڑگڑائے۔

"اے اللہ میں اپنی کمزوری اور قلت تدبیر اور لوگوں کے بالمقابل اپنی بے بسی کی تیرے حضور شکایت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! کمزوروں کا تو ہی مولیٰ ہے۔ میرا تو ہی کارساز ہے۔ تو مجھے کس کے سپرد فرمائے گا۔؟ پروردگار! کیا تو نے دشمن کے سپرد میرا معاملہ کر دیا ہے؟ اگر تو مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے ان تکالیف کی پرواہ نہیں کہ تیرا دامن عافیت میرے لئے وسیع ہے۔ مجھے قسم ہے تیرے روشن چہرہ کی جس سے ظلمات دور ہوتی ہیں اور دین و دنیا درست ہوتی ہیں۔ تو مجھ سے ناراض نہ ہو۔ مجھے تیری رضا درکار ہے۔ اور تیرے علاوہ کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں۔"

(سیرۃ ابن ہشام۔ جلد اول جز ثانی ص 286)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ کے بارے میں اہم ارشادات

مرد و عورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

"تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہو گا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔"

(النور:31)

"اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس (زینت) کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گزار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور اپنی زینتوں کو صرف اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی (ہم کفو) عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کیا کریں۔ یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

(النور:32)

عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم

"اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ (جب وہ باہر نکلیں) اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

(الاحزاب:60)

شرم و حیا خوبصورت اور باوقار بناتی ہے

"حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی انسان کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا انسان کو خوش نما و خوبصورت اور باوقار بنا دیتی ہے۔"

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الفحش)

نابینا سے پردہ کا حکم

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں۔

"میں اور حضرت میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس تھیں کہ ایک نابینا صحابی ابن ام مکتوم حاضر ہوئے۔ حضور نے ہم دونوں کو ان سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ کیا وہ نابینا نہیں جو ہمیں دیکھ نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا کیا تم بھی دونوں نابینا ہو کہ اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات)

پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

1۔ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔
2۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔
3۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا۔
4۔ اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔
5۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 29)

پردہ کا مقصد

"مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 30)

پردہ میں افراط و تفریط درست نہیں

"پردہ کے متعلق بڑی افراط و تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے۔ اور اس کے بالمقابل بعض (لوگ) افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد نمبر 6 ص 321-320)

ہر نامحرم سے پردہ ضروری ہے

"یاد رکھنا چاہئے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 69)

غض بصر سے قلب میں نور پیدا ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"اگر کسی حسین پر پہلی نظر پڑ جائے تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہو گا۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم ص 312)

شرعی پردہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"شرعی پردہ جو قرآن شریف سے ثابت ہے یہ ہے کہ عورت کے بال گردن اور چہرہ کانوں کے آگے تک ڈھکا ہوا ہو۔ اس حکم کی تعمیل میں مختلف ممالک میں اپنے حالات اور لباس کے مطابق پردہ کیا جا سکتا ہے۔"

(الفضل 8 نومبر 1924ء)

"ہاتھ کے جوڑ کے اوپر سارے کا سارا حصہ پردہ میں شامل ہے۔"

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم ص 153)

جو چیز منع ہے

"جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے۔ ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھوں سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ان کا مردوں سے بے تکلفی کے ساتھ غیر ضروری باتیں کرنا یہ ناجائز ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ النور جلد نمبر 6 ص 304)

چہرہ کا پردہ

"وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ (دین) میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے۔ اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے شک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کا صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنا لیا جائے جس میں آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے مگر چہرہ کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 301)

پردہ کا حکم آسانی پیدا کرنے کے لئے ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"پردہ کا حکم عورتوں کو برے لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے اس کا مقصد ان کے لئے تنگی نہیں بلکہ آسانی پیدا کرنا ہے۔ قرآن تو عورتوں کو دوسروں کے شر سے بچانا چاہتا ہے۔"

(دورہ مغرب ص 51)

نصیحت

"میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ واپس جا کر اپنی بیویوں کو بھی سمجھاؤ کہ وہ پردہ کیا کریں۔ قرآن کریم نے پردہ کا حکم دیا ہے۔ انہیں بہرحال پردہ کرنا پڑے گا۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ اکتوبر 1978ء ص 24۔ روزنامہ الفضل 25 نومبر 1978ء)

پردہ کی مختلف اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"اہل بیت کے لئے خاص پردے کا حکم دیا اور یہ حکم ناانصافی پر مبنی نہیں تھا۔ بلکہ فطرت اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق تھا۔ کہ جہاں تک ہو سکے تم گھروں کے اندر ٹھہری رہو اور بے ضرورت باہر نہ نکلو اور اگر نکلنا پڑے تو اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپ کر نکلو اور کسی کو ہرگز یہ موقع نہ دو کہ وہ تمہارے پاک چہروں کو دیکھے اور بدنظر سے ان کے تقدس کو مجروح کرنے کی کوشش کرے۔"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

"سوسائٹی کا وہ حصہ جو متمول ہے اور عام اصطلاح میں Advanced یعنی ترقی یافتہ کہلاتا ہے۔ ان کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہیں۔ گھروں میں کام کرنے والے اور خدمتگار ہیں۔ ہر قسم کے آرام اور آسائش کے سامان اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ بنگلے ہیں۔ کوٹھیاں ہیں........

یہ وہ سوسائٹی ہے جس کے لئے حکم ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی عورتیں اپنے چہرے کو ڈھانپیں اور سنگھار وغیرہ کر کے باہر نہ نکلیں۔"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

"ایک پردہ یہ ہے کہ اپنے چہرے کو دائیں بائیں سے ٹھوڑی تک پوری طرح ڈھانک لیا جائے۔ اور ماتھے کو بھی پوری طرح ڈھانک لیا جائے۔ کوئی ایسا سنگھار نہ کیا جائے جس کے نتیجے میں خواہ مخواہ بدلوگوں کی نظروں میں انگیخت پیدا ہو۔ جو عورتیں ان سوسائٹیوں میں وقار اور تحمل کے ساتھ بغیر کسی سنگھار کے انسانی ضروریات کی خاطر باہر نکلتی ہیں وہ اسلامی پردہ کر رہی ہیں۔"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

"بعض ایسی سوسائیٹیاں ہیں جہاں بے حیائی عام ہے اور جہاں ننگ کا تصور ہی مختلف ہے۔ ننگے بازو۔ ننگے چہرے بلکہ بدن کے ایسے اعضاء ننگے کر کے پھرتی ہیں کہ انسان کی نظر پڑ جائے تو حیران ہوتا ہے کہ عورت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ ایسے ماحول میں جب عورتیں احمدیت میں داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کے بعد (دینی) قدروں کو اختیار کرتی ہیں تو گو وہ اپنے چہروں کو نہ بھی ڈھانپ رہی ہوں پھر بھی وہ چادر کے ساتھ ایسا پردہ کرتی ہیں کہ ان کی شرافت اور نجابت ساری سوسائٹی کو نظر آرہی ہوتی ہے۔ اس سوسائٹی میں وہ بعینہٖ دینی پردہ ہے۔"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

شادی کے موقع پر ناچ گانا

"پس اگر ایسی شادیاں ہو رہی ہوں جہاں بے حیائیاں ہو رہی ہوں اور بعض دفعہ تو یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ اس بہانے کہ لڑکیاں ہی ہیں ناچ کئے گئے ہیں اور اس بہانے کہ صرف گھر کے لوگ ہیں خود دولہا میاں نے بھی بیوی کے ساتھ مل کر وہاں ڈانس کیا ہے۔ یہ شاذ ہی واقعات ہیں لیکن نہایت ہی خطرناک دروازے کھولے جا رہے ہیں۔"

(پردہ کی روح اور اس کی حفاظت خطبہ جمعہ 12 نومبر 1993ء ص 7)

عورتوں میں بیروں کے ذریعہ کھانا پیش کرنا

"آپ کیا تصور کر سکتے ہیں کہ ایسے لوگ جو شادیوں کے بہانے اس قسم کی بے پردگیاں کریں آنے والی مہمان عورتوں کی عزت کا بھی خیال نہ کریں۔ باہر کے بیرے کھلم کھلا اندر پھر رہے ہیں کہ اس کا کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے مہمان عورتوں کی عصمت سے ان کو کھیلنے کا کیا حق ہے کہ آجکل کی ماڈرن سوسائٹی میں یہی چل رہا ہے۔ اگر بے حیائی کرنی ہے تو پھر مہمان خواتین کو ایک طرف کر دیں۔"

(پردہ کی روح اور اس کی حفاظت خطبہ جمعہ 12 نومبر 1993ء ص 8)

شادی بیاہ کے موقع پر فوٹو گرافی اور ویڈیو بنوانا

"معزز مہمانوں میں بہت سی حیاءدار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے۔ اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔"

(رپورٹ سٹینڈنگ کمیٹی بابت رسومات شادی بیاہ اور حضور ایدہ اللہ کی پر معارف ہدایات ص 10)

بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان

"میں نے یہ محسوس کیا ہے اور بڑی شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں کیونکہ اگر آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو پھر دنیا میں اور کون سی عورتیں ہوں گی جو (دینی) اقدار کی حفاظت کے لئے آگے آئیں گی۔"

(الفضل 28 فروری 1983ء)

☆......☆......☆......☆

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

حضرت عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب

ایسی قابل فخر ہستیاں جن پر تاریخ ناز کرتی ہے ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کو نصیب ہوئیں کہ زمانہ ان پر فخر کرتا ہے۔ ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے اس وقت حضرت عبدالستار خاں صاحب المعروف بزرگ صاحب کا تذکرہ مقصود ہے۔ آپ خوست کے مشہور خاندان "منگل" سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والدین بہت نیک خدا ترس اور علاقہ کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ بچپن سے ہی آپ کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت تھی۔ عبادت الٰہی آپ کی روح کی غذا تھی۔ سخت سے سخت بیماری میں بھی نماز کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ فرض عبادتوں کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے پڑھتے۔

حصول تعلیم

آپ کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ ابتداً آپ کا رجحان اور جھکاؤ فرقہ قادریہ کی طرف تھا۔ اسی فرقہ کے ایک مولوی صاحب آپ کے استاد تھے۔ ایک دن دوران تدریس مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا تذکرہ کچھ اس قدر خوش کن الفاظ میں کیا کہ آپ کے دل میں حضرت مولانا سے ملنے کو انتہائی شوق پیدا ہوا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے کلام' اعمال صالحہ' طریقہ درس وتدریس کا اس قدر اثر ہوا کہ ہمیشہ کے لئے انہی کے گرویدہ ہو گئے اور مستقل طور پر وہیں دھونی رمالی۔

قبول احمدیت

بارش ہونے سے قبل موسم کے اطوار اس بات کی خبر دے دیتے ہیں کہ اب بارش ہونے والی ہے۔ اسی طرح آسمانی پانی کے نازل ہونے سے قبل بھی اس کے آثار ارد گرد کے ماحول کو متاثر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ طبائع کو تیار کرنا شروع کر دیتا ہے تا وہ ارض قلوب کو اس آسمانی پانی سے سیراب کریں۔ ابھی احمدیت کا تذکرہ افغانستان نہیں پہنچا تھا۔ کہ حضرت عبداللطیف صاحب اپنے درس کے درمیان کثرت سے اس بات کا ذکر فرماتے کہ زمانہ مسیح موعود کے آنے کا ہے۔ علامات سب پوری ہو چکی ہیں۔ تعجب ہے کہ اس کے ظہور کی خبر اب تک ہم کو نہیں پہنچی۔ اسی اثناء میں حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ملی۔ آپ نے خود اس کتاب کا مطالعہ فرمایا۔ اور پھر حضرت مولوی عبدالستار خانصاحب اور دیگر قابل اعتماد دوستوں کو یہ کتاب سنائی۔ اور آپ کو قادیان، تحقیق احوال کے لئے بھیجا۔ مولوی صاحب قادیان تشریف لائے۔ کچھ مدت رہ کر حالات کا گہری نظر سے جائزہ لیتے رہے۔ جب حق خوب واضح ہو گیا تو بیعت کر لی۔ اور واپس حضرت شہزادہ صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور جو جو کچھ دیکھا تھا سب بلاکم وکاست بیان کر دیا۔ جس سے شہزادہ صاحب بھی مشتاق قادیان ہو گئے۔

قادیان میں سکونت

حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کی خدا تعالیٰ کی راہ میں جانی قربانی کے بعد احمدی دیوانوں کے لئے کابل کی سرزمین کانٹوں کی آماجگاہ بن گئی اپنے پرائے اور دوست دشمن ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ شہزادہ صاحب کی شہادت کے ایک سال بعد 1904ء میں اپنے بڑے بھائی حضرت عبدالغفار خان صاحب کے ہمراہ قادیان دارالامان تشریف لے آئے۔ اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

درس وتدریس

آپ کو علم دین سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے استاد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی تقلید میں قرآن وحدیث کی درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب جیسے بزرگ بھی تشریف لائے۔ اور دوسرے دوست بھی کثرت سے حاضر ہوئے۔ خاص کر افغانستان سے آنے والے دوست آپ کے ہی حجرہ میں تعلیم وتربیت حاصل کرتے۔ آپ آنے والے تمام احباب کے لئے قہوہ کا ہمہ وقت اہتمام کرتے۔ جو اس قدر پر لطف' خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہوتا کہ پینے والا تادیر اس کی لذت اور خوشبو سے مسحور رہتا۔

آپ کا بلند مقام

آپ ہمہ وقت کوشش کرتے کہ آپ کا وقت اطاعت خدا اور رسول میں گزرے۔ عبادت الٰہی آپ کی روح کی غذا تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو صاحب کشف والہام بنایا تھا۔ رویائے صالحہ اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ اس لئے بزرگ صاحب کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ آپ کے بلند مقام کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود بھی آپ کو دعا کے لئے کہتے تھے۔ جب قادیان میں ریلوے لائن کا منصوبہ بنا تو حکومت کا خیال تھا کہ ریلوے لائن کو قادیان کے جنوب کی جانب بہشتی مقبرہ سے متصل باغ کے ساتھ بچھایا جائے جس سے حضرت مصلح موعود بھی بہت زیادہ متفکر تھے۔ حضور نے مختلف احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔ اور بزرگ صاحب کو بھی دعا کی تحریک کی گئی۔ تو آپ نے کشف دیکھا کہ ریل گاڑی بہشتی مقبرہ کے پاس سے گزر رہی ہے۔ آپ نے اسے کک (Kick) ماری اور دور پھینک دیا۔ چنانچہ جس جانب گاڑی گری۔ بعد میں اسی جانب ریلوے لائن بچھائی گئی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ اس قسم کا ایمان واخلاص عطا کیا تھا جو بہت کم لوگوں کو میسر آتا تھا..... اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ صحیح الہام پاتے تھے۔

(الفضل 3 نومبر 1932ء)

توکل علی اللہ

خدا تعالیٰ نے آپ کو توکل کا ایسا مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ نہایت ہی سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ اور نہ کبھی کسی قسم کی تحریک کی۔ خدا تعالیٰ خود بخود ان کی ضروریات پوری فرما دیتا تھا۔ ایک صاحب جو آپ کی ضروریات کے لئے بالعموم بازار سے اشیاء خرید کر لاتے تھے۔ ایک دن جب وہ اشیاء خرید کر لائے تو اشیاء رکھنے کے بعد وہ آپ کی چارپائی کی طرف بڑھے۔ اور کوئی چیز ان کے سرہانے رکھنے کی کوشش کی۔ آپ کی نظر پڑی تو فرمایا۔ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا کچھ پیسے بچ گئے تھے وہ رکھ رہا ہوں۔ صبح کسی کام آ جائیں گے۔ آپ نے فوراً ہی قدرے تیز لہجے میں کہا۔ کس لئے رکھ رہے ہو۔ کیا صبح خدا نہیں ہو گا؟ اللہ تعالیٰ پر توکل کامل اور اس کی ذات پر کامل یقین کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ عبدالستار صاحب وہ بزرگ تھے جن کو بزرگ صاحب کہا جاتا تھا بہت درویش مزاج اور سادہ منش بزرگ تھے۔ لیکن اس کثرت سے وحی اور کشوف ظاہر ہوتے تھے کہ ایسے وجود خود حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زندہ اعلان تھے...

(الفضل 28 نومبر 1982ء)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو آپ سے بے حد محبت اور تعلق تھا۔ ایک دفعہ کسی نے یورپ سے حضور کو تحفہ بھیجا۔ حضور نے لوگوں میں تقسیم کیا۔ مگر اس وقت بزرگ صاحب موجود نہ تھے۔ تو حضور نے باقی لوگوں کی نسبت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدہ قدرت

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

بیور (BEAVER) ایک عجوبہ روزگار جانور

بیور ایلاسکا سے لے کر میکسیکو کے سرد علاقوں میں گھنے درختوں والی جگہوں کے ندی نالوں میں رہنے والا انتہائی ذہین جانور ہے۔ اس کا جسم خشکی اور پانی دونوں جگہ اپنی کارکردگی کے لئے مثالی طور پر عمدگی سے بنا ہوا ہے۔ اس کے بڑے بڑے پچھلے پاؤں میں بطخ کی طرح جھلی ہوتی ہے جو تیرنے میں چپو کا کام دیتے ہیں۔ اس کی دم چوڑی اور چپٹی ہوتی ہے جو اس کے پانی میں تیرنے کے لئے چپو' اور ادھر ادھر مڑنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ اگرچہ یہ چھوٹا سا جانور خشکی پر رہنے کے لئے بنا ہے تاہم لگاتار 15 منٹ تک پانی میں غوطہ زن رہ سکتا ہے۔ اس کے نتھنوں اور کانوں میں لگے ہوئے والوز (Valves) بند ہو کر پانی کو اندر جانے سے روکتے ہیں۔ اس کے جسم پر ملائم اور چمکدار چکنی بالوں والی موٹی کھال ہوتی ہے جو واٹر پروف ہوتی ہے۔ دم کے دونوں طرف کی گلٹیوں میں سے نکلنے والے تیل کو بیور اپنے پچھلے پاؤں کے ساتھ بنی ہوئی کنگھی سے اپنے جسم پر ملتا رہتا ہے تاکہ یہ مسلسل واٹر پروف رہ سکے۔

طرز زندگی

بیور ایک پورے کنبہ کی صورت میں زندگی گزارتا ہے جس میں والدین اور پچھلے دو سال کے دوران پیدا ہونے والے بچے شامل ہوتے ہیں۔ جب ماں بیور پر زچگی کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے کمرے میں نئے آنے والے بچوں کے لئے نرم شاخوں اور پتوں سے بستر بناتی ہے۔ اس دوران بچوں کی ولادت تک کے عرصہ کے لئے باپ اس کمرہ سے کہیں اور منتقل ہو جاتا ہے جبکہ دو سال کی عمر کے بچے ہمیشہ کے لئے اس گھر سے رخصت ہو جاتے ہیں تاکہ وہ اپنا گھر کہیں اور آباد کریں اور ان کے ماں باپ کا گھر دو سال کی عمر تک کے بچوں تک محدود رہے۔

انجینئرنگ

دودھ دینے والے جانوروں یعنی ممالیہ میں انسان کے بعد بیور سب سے زیادہ کاریگر انجینئر ہے۔ اپنے نہایت تیز اگلے چار دانتوں کی مدد سے یہ درخت کاٹ کر ندی نالوں میں ڈیم بناتا ہے۔ بیس پچیس پونڈ وزنی یہ چھوٹا سا جانور یا اس سے بھی زیادہ قطر کے درخت کو منٹوں میں کاٹ کر گرا دیتا ہے۔ اس کا درخت کاٹنے کا طریق یہ ہے کہ پہلے ایک جگہ سے چھال کاٹتا ہے۔ پھر اس سے دو تین انچ نیچے چھال کاٹتا ہے اور پھر دونوں نشانوں کے درمیان والی جگہ کو اس طرح کاٹ کاٹ کر پھینکتا جاتا ہے جیسے ہم مکئی کے بھٹہ پر سے دانتوں سے دانے اتارتے ہیں۔ بیور اس طرح درخت کی پوری گولائی کو کاٹتا جاتا ہے اور پھر اس جگہ کو اور گہرا اور گہرا کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ درخت تڑتڑانے اور ڈولنے لگتا ہے۔ اس وقت عقل مند بیور فوراً ایک طرف بھاگ جاتا ہے اور درخت چرچرا کر گر جاتا ہے۔ پھر بیور اس کے ٹکڑے کاٹتا ہے اور انہیں گھسیٹ کر ڈیم والی جگہ پر لے جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ نرم چھال اور کونپلوں کی دعوت بھی اڑاتا جاتا ہے۔ ڈیم بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ڈیم کے پیچھے جو تالاب بنتا ہے اس میں پانی کی سطح باقی ندی کے پانی سے اوپر ہو جاتی ہے۔ یہ سطح سیلاب والے اور خشک موسم میں یکساں رہتی ہے اور موسم سرما میں جب پانی کی سطح پر برف جم جاتی ہے یہ تالاب زیادہ گہرا ہونے کی وجہ سے نیچے جمنے سے محفوظ رہتا ہے اور بیور کی موسم سرما میں اس کے اندر آمدورفت جاری رہتی ہے۔ ڈیم کے اوپر بیور اپنا گھر بناتا ہے اور گہرے تالاب کے پیندے میں اپنا موسم سرما کا خوراک کا ذخیرہ محفوظ کرتا ہے۔ عام طور پر دو ڈیم ساتھ ساتھ بنائے جاتے ہیں۔ پہلے چھوٹا ڈیم جس سے پانی کی سطح کسی حد تک اونچی ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے پیچھے بڑا ڈیم جو پانی کو مطلوبہ اونچائی تک لے آتا ہے۔ اور اس کے اندر گھر بنتا ہے۔

گھر کی تعمیر

ڈیم کے اوپر گھر بنانے کا انداز بہت دلچسپ ہے۔ بیور پہلے تو کٹی ہوئی شاخوں کو لا کر پانی کے بہاؤ کے متوازی ندی میں رکھتا جاتا ہے تاکہ وہ پانی کے ساتھ بہنے نہ پائیں اس طرح کے اس ڈیم کا پھیلاؤ تیس فٹ تا سو فٹ تک اور اونچائی آٹھ فٹ تا دس فٹ تک ہو سکتی ہے۔ اس ڈیم کو اوپر سے مخروطی اور اندر سے خالی بنایا جاتا ہے جیسے اہرام مصر کے پتھروں کے پہاڑوں کے اندر کمرے بنے ہوئے ہیں۔ اندرونی کمرے کے پھر دو حصے ہوتے ہیں ایک وہ جہاں بیور کھاتے پیتے اور سارا دن گزارتے ہیں اور دوسرا وہ جہاں سوتے ہیں۔ یعنی الگ الگ ڈرائنگ اور ڈائننگ روم! ٹہنیوں سے بنے ہوئے اس گھر کی تمام اطراف کے سوراخوں کو پانی سے محفوظ کرنے کے لئے پتوں گارے اور پتھروں کا پلستر کیا جاتا ہے لیکن چھت جو پانی کی سطح سے کافی بلند ہوتی ہے (یعنی پانچ تا آٹھ فٹ) کے درمیان میں تازہ ہوا کے لئے باقاعدہ روشندان رکھا جاتا ہے! اور اس حصے پر پلستر نہیں کیا جاتا۔ یہ رہائشی کمرہ 8 فٹ لمبا اور 4 تا 5 فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کمرے میں داخل ہونے کا دروازہ نیچے پانی کے اندر ہوتا ہے تاکہ دوسرے جانور اس میں داخل نہ ہو سکیں۔ نیچے پانی کے اندر سے شروع ہو کر یہ راستہ اوپر کی طرف جاتا ہے اور سطح آب سے پانچ فٹ یا اس سے زیادہ اونچائی پر کمرے میں کھلتا ہے۔ اگر ندی کی گہرائی زیادہ ہو اور کنارے بہت اونچے ہوں جہاں ڈیم نہ بن سکے تو اس صورت میں بیور ندی کے کنارے کے اندر اپنا گھر بناتا ہے۔ اس گھر کا دروازہ بھی پانی کے اندر سے شروع ہو کر اوپر کو جاتا ہوا کافی اونچائی پر پہنچ کر کنارے کے اندر بیور کے کمرے میں کھلتا ہے۔ اس طرح بیور دوسرے جانوروں کی دستبرد سے محفوظ رہتا ہے۔

سڑکیں اور نہریں بنانا

عجیب ترین بات یہ ہے کہ کافی عرصہ کے بعد جب قریب کے درخت ختم ہو جاتے ہیں۔ اور بیور کو دور دور سے درخت کاٹ کر لانے پڑتے ہیں تو وہ اس کام کے لئے سڑکیں اور نہریں بنا لیتا ہے۔ درختوں کو زمین پر گھسیٹ کر لانے کے لئے ایسا راستہ اختیار کرتا ہے جہاں روئیدگی کم ہو وہ جگہ درخت کی ٹہنیاں اور پتے گھسٹ کر آنے کی وجہ سے ہموار اور ملائم ہو جاتی ہے۔ پھر پانی کے بہاؤ کی طرف اپنے ڈیم کے رخ پر ایک نہر کھودتا ہے جو ایک فٹ یا اس سے زیادہ گہری اور چند فٹ چوڑی ہوتی ہے۔ اپنی بنائی گئی سڑک کو اس نہر سے ملا دیتا ہے اور کٹے ہوئے درخت کے حصوں کو اس نہر میں گھسیٹ کر ڈال دیتا ہے اور یوں ان کا ڈیم تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔

بیور کو خوب علم ہے کہ موسم سرما میں جب ہر طرف برف جم جائے گی تو ندی کی سطح پر آنا جانا ممکن نہیں رہے گا۔ لہٰذا وہ اپنے ڈیم پر واقع گھر کے قریب ندی کی تہہ میں سرسبز ٹہنیاں لا کر جمع کر لیتا ہے اور ان کو باقاعدہ پانی کی تہہ میں مٹی میں گاڑ دیتا ہے تاکہ وہ بہہ نہ جائیں۔ موسم سرما میں جب خوراک کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ برف کے نیچے تیرتا ہوا گھر کے باہر سے ٹہنی اٹھا لاتا ہے اس کی چھال' پتے اور شگوفے کھا کر باقی خشک ٹہنی کو قریب ہی ڈال دیتا ہے۔ یہ خشک ٹہنیاں بعد ازاں موسم سرما کے بعد ڈیم کی مرمت کے کام میں استعمال ہوتی ہیں۔

ڈیم کے دیگر فوائد

جب ایک علاقے سے ندی کے قریب کے علاقوں سے درخت ختم ہو جاتے ہیں اور بہت دور سے انہیں لانا پڑتا ہے تو بیور وہاں سے کسی اور مقام کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔ اور ان کے ڈیم دوسرے آبی جانوروں اور مچھلیوں کے لئے افزائش نسل کی پناہ گاہوں کا کام دیتے ہیں۔ ویسے بھی بیور کے بنائے گئے ڈیم کے ساتھ کے تالاب جنگل کی آگ بجھانے' مٹی کے بہاؤ کو روکنے' سیلابوں پر قابو پانے اور زرخیز مٹی کے جمع ہونے کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس چھوٹے سے جانور کو خدا تعالیٰ نے جس بے پناہ کام کرنے کی صلاحیت اور عقل و فہم سے نوازا ہے اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

تعارف

مصنف: پروفیسر منصور اے ناصر

سپوکن انگلش

نام کتاب: سپوکن انگلش۔ انگریزی بولنا سیکھیئے

مصنف: پروفیسر منصور اے ناصر۔
گورنمنٹ کالج سول لائنز۔ ملتان

ناشر: Trend Setters ملتان

تعاون: ہیری لنگوا فرانکا۔ فریڈرک۔ میری لینڈ۔ امریکہ

قیمت: 60 روپے۔ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک 80 روپے

صفحات: 192

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب انگریزی بول چال میں مدد دینے کے لئے تحریر کی گئی ہے۔ اور اس میں ایسے طریقے اختیار کئے گئے ہیں جن کی مدد سے کوئی شخص چند ماہ میں انگریزی گفتگو میں روانی اختیار کر سکتا ہے۔ کتاب کا دیباچہ اور پہلے تین باب اردو میں لکھے گئے ہیں تاکہ قاری کو بات سمجھانے میں آسانی ہو۔ اس میں بعض امریکی اساتذہ کے مشورے بھی شامل ہیں جن سے انگریزی بولنے میں سہولت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان سب مشوروں کا خلاصہ اور لب لباب یہ درج کیا گیا ہے کہ

"مذکورہ بالا تمام اصول اپنی جگہ اہم ہیں لیکن انگریزی سیکھنے کے لئے سب سے اہم اصول ایک ہی ہے اور وہ ہے۔ پریکٹس' پریکٹس اور پریکٹس۔"

کتاب کے بارہ ابواب ہیں جس میں روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے جملے اور فقرے اور اشیاء کی انگریزی بیان کی گئی ہے۔ جگہ جگہ تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

مصنف کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب پاکستان میں اب تک اس موضوع پر لکھی گئی دوسری کتابوں سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں محض رٹا لگانے کے لئے اردو ترجمہ کے ساتھ انگریزی کے چند فقرے دے کر زبان سکھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ مصنف کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کتاب میں انگریزی بول چال سکھانے کے لئے وہی طریقہ استعمال کیا گیا ہے۔ جو امریکہ اور برطانیہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کتاب کے مندرجات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مفید کتاب ہے اور اس کو استعمال کرنے والے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(ی-س-ش)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف زندگی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کردے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل کھلاڑی

مکرم قیصر محمود صاحب

صحارا کپ

تیسرا صحارا کپ 12- ستمبر 98ء سے کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں شروع ہو رہا ہے- پاکستان اور انڈیا دونوں نے اپنی ٹیموں کا اعلان کر دیا ہے- اس بار پاکستان کی قیادت عامر سہیل اور انڈیا کی قیادت اظہر الدین کر رہے ہیں- پاکستانی ٹیم کی خاص بات سابق کپتان سلیم ملک کی ٹیم میں ایک سال کے بعد واپسی ہے- جبکہ وسیم اکرم کاؤنٹی کیلئے مصروف ہیں اور وقار یونس اَن فٹ ہیں- انڈیا کی ٹیم میں ٹنڈولکر' جدیجا اور کمبلے کو صحارا کپ کی بجائے کامن ویلتھ گیمز کیلئے انڈین ٹیم میں شامل کیا گیا ہے جس سے ٹنڈولکر کے مداحوں کو مایوسی اور پاکستانی باؤلرز کو خوشی ہوئی ہے- آئیں آپ کو گذشتہ کھیلے گئے دو صحارا کپ کی مختصر کہانی سناتے ہیں-

صحارا کپ 1996ء

پہلا صحارا کپ 16- سے 23- ستمبر 1996ء تک جاری رہا- جس میں دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل پیش کیا لیکن میدان پاکستان کے ہاتھ رہا- جس نے انڈیا کو صحارا کپ کے آخری میچ میں شکست دیکر صحارا کپ پر بھی قبضہ کر لیا- پہلا میچ 16- ستمبر کو ہوا جو بارش کے باعث 33 اوورز تک محدود کر دیا گیا تھا پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے 9 وکٹوں کے نقصان پر 170 رنز بنائے سعید انور 46 اور اعجاز 35 رنز کے ساتھ نمایاں رہے انڈیا نے مطلوبہ اسکور 30 ویں اوور میں حاصل کر لیا انڈیا کی طرف سے مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کرنے والے ٹنڈولکر نے 89 رنز بنائے-

17- ستمبر کو کھیلے جانے والے دوسرے میچ میں پاکستان نے سیریز 1-1 سے برابر کر دی انڈیا کا سکور 264 رہا جو سلیم ملک 70 ناٹ آؤٹ اور سعید انور کے 80 رنز کی بدولت آسانی سے حاصل کر لیا گیا- مین آف دی میچ سلیم ملک نے پاکستان کو دو وکٹ سے کامیابی دلانے میں اہم کردار ادا کیا-

18- ستمبر کو تیسرا میچ نہایت دلچسپ رہا جس میں وسیم اکرم کی تباہ کن باؤلنگ نے انڈیا کو 191 رنز پر محدود کر دیا لیکن انڈین بالرز نے پاکستانی بیٹنگ لائن کی دھجیاں بکھیر دیں اور پوری ٹیم صرف 136 رنز پر آؤٹ ہو کر میچ 55 رنز سے ہار گئی-

21- ستمبر کو ہونے والے چوتھے میچ میں اعجاز احمد اور ثقلین مشتاق نے اپنی ٹیم کی لاج رکھ لی اور سیریز دوبارہ 2-2 سے برابر کر دی اعجاز کے 90 رنز کی بدولت 258 رنز کا ٹارگٹ جو اگرچہ مشکل نہیں تھا تاہم حاصل کر لیا گیا- نمایاں ترین بات یہ تھی کہ ثقلین مشتاق احمد نے 7 اوورز میں صرف 9 رنز دیکر انڈیا کے 3 بہترین کھلاڑیوں کو واپسی کا راستہ دکھایا-

23- ستمبر کو صحارا کپ کا آخری میچ کھیلا گیا جو فائنل کی صورتحال اختیار کر چکا تھا- پاکستان کی ساری ٹیم 213 رنز بنا سکی جس میں عامر سہیل 44 اور سلیم ملک 43 نمایاں بلے باز تھے- اس بار بھی انڈیا کی بیٹنگ لائن کی تباہی کا ذمہ دار ایک اسپنر ہی تھا- لیکن اس بار یہ مشتاق احمد تھا جس نے 36 رنز دیکر 5 آؤٹ کئے اور شاندار کارکردگی دکھائی اور انڈیا صرف 161 پر محدود ہو کر رہ گیا- اس طرح پاکستان نے یہ پہلا صحارا کپ 2 کے مقابلے میں 3 کی برتری سے جیت لیا-

صحارا کپ 1997ء

دوسرا صحارا کپ 13- ستمبر سے 22- ستمبر 1997ء تک جاری رہا- یہ صحارا کپ مکمل طور پر انڈین کھلاڑی سورا و گنگولی کے نام رہا- جس نے پورے ٹورنامنٹ میں پاکستانی کھلاڑیوں کو سنبھلنے کا موقع نہیں دیا- جس میچ میں گنگولی بڑا اسکور نہ کر سکا اس نے یہ کسر باؤلنگ میں پوری کر دی- اس ٹورنامنٹ میں گنگولی کی 15 وکٹیں اور 222 رنز مزید تبصرے کے محتاج نہیں-

پہلا میچ 13- ستمبر کو کھیلا گیا انڈیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 208 رنز بنائے ثقلین نے 45 رنز دیکر 5 وکٹ حاصل کئے لیکن پاکستانی بیٹنگ لائن نے ثقلین کی تمام محنت پر پانی پھیر دیا اور ساری ٹیم 188 رنز پر ڈھیر ہو گئی اور یہ میچ 20 رنز سے ہار گئی-

14- ستمبر کو دوسرا میچ کھیلا گیا پاکستان کے بلے باز اس بار بھی مشکلات میں نظر آئے اور 45 اوورز کے میچ میں 116 رنز بنا سکے انڈیا نے یہ میچ 7 وکٹ سے جیت لیا مین آف میچ گنگولی نے نہ صرف 2 وکٹ حاصل کئے بلکہ 32 رنز بھی بنائے-

18- ستمبر کو ایک بار پھر پاکستان کی بیٹنگ مکمل طور پر فلاپ رہی باؤلنگ اٹیک نے انڈیا کو 182 رنز پر محدود کر دیا تھا- لیکن یہ محدود ٹارگٹ بھی پاکستان کے لئے وبال جان بن گیا اور پوری ٹیم 148 رنز پر آؤٹ ہو گئی اس بار بھی مرد میدان کوئی اور نہیں صرف گنگولی تھا جس نے 16 رنز دیکر پانچ کھلاڑی آؤٹ کرنے کی کارکردگی دکھائی- میچ ہارنے کا مطلب یہ تھا کہ انڈیا صحارا کپ بھی جیت چکا تھا-

20- ستمبر کو ہونے والے چوتھے میچ میں پاکستان کے فیلڈرز نے انڈیا کو ایک ہارا ہوا میچ جتا دیا- 28- اوورز میں 159 رنز کسی طرح بھی انڈیا کیلئے آسان ٹارگٹ نہیں تھا لیکن گنگولی کے 75 رنز ناٹ آؤٹ کی بدولت انڈیا نے سیریز 4-0 سے کر دی-

21- ستمبر کو صحارا کپ کے آخری میچ میں اگرچہ پاکستان نے کامیابی حاصل کی لیکن اس بار بھی مین آف دی میچ کا ایوارڈ گنگولی لے اڑا- انڈیا نے 250 رنز بنائے جس کے جواب میں پاکستان اوپنر اعجاز احمد اور شاہد آفریدی نے انڈین باؤلنگ اٹیک کو ادھیڑ کر رکھ دیا اور 109 رنز پہلی وکٹ کیلئے جوڑے باقی کام انضمام الحق 71 اور حسن رضا 41 نے پورا کر دیا-

اس صحارا کپ کی خاص بات گنگولی کی شاندار پرفارمنس تھی جس نے چار بار مسلسل مین آف دی میچ کا ایوارڈ حاصل کر کے ایک ریکارڈ بنایا- اس صحارا کپ میں پاکستان کی شکست کاؤنٹی کرکٹ میں ٹوڈبلیوز (وقار-وسیم) کی مصروفیت اور انضمام کی ایک تماشائی کے ساتھ جھگڑے کے باعث دو میچز سے معطلی تھی-

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس بار میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے- اگر انڈیا کے پاس اظہر' گنگولی اور رابن سنگھ جیسے کھلاڑی ہیں تو سعید' آفریدی انضمام بھی برابر کی چوٹ ہیں- اگر اس بار پاکستانی بیٹنگ نے ٹیم کو بے سہارا نہ کیا تو یقیناً فتح پاکستان کی ہوگی- ہماری دعا ہے کہ پاکستان صحارا کپ جیت کر سب سے زیادہ ٹورنامنٹ جیتنے کا ورلڈ ریکارڈ بنائے-

☆......☆......☆......☆

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد صاحب

نظم و ضبط کی اہمیت

قوموں کے عروج و زوال میں نظم و ضبط کا بڑا دخل ہوا کرتا ہے- فوج کی عام اصطلاح میں اسے ڈسپلن کہا جاتا ہے- کوئی شخص' کوئی گروہ' کوئی طبقہ کوئی جماعت یا کوئی ملک جتنا جتنا نظم و ضبط کا پابند ہوگا اسی نسبت سے اس کو ترقی و کامیابی نصیب ہوگی- آپ باہر کسی ملک کو دیکھیں اگر تو وہ ترقی یافتہ ملک ہے تو اس کے باشندوں کے اندر ڈسپلن' نظم و ضبط اور ٹھہراؤ ہوگا- اگر وہ ہماری طرح کا ملک ہے تو پھر دھکم پیل اور مار دھاڑ اس کے باسیوں کا وطیرہ نظر آئے گا-

ہماری پنج وقتہ باجماعت نماز کے اندر بھی ظاہری طور پر نظم و ضبط کا پیغام ہی تو ہے ایک امام کے پیچھے اس کے ایک لفظ پر سارے کے سارے مقتدی اٹھتے بیٹھتے اور کھڑے ہوتے ہیں- بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو سبحان اللہ کے الفاظ کہہ کر اسے غلطی کا احساس دلایا جائے اگر اس کو سمجھ نہ آئے تو پھر اس کے ساتھ اسی کی طرح پوری نماز ادا کی جائے-

دین حق چونکہ اپنی اعلیٰ ترین تعلیم میں مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس پر سو فیصدی عمل کریں- روزانہ کی عبادت دراصل زندگی گزارنے کا ایک سبق ہے- جسے عامۃ الناس نے صرف خدا کے گھر تک محدود کر کے رکھ دیا ہے-

یہاں ایک بڑا دلچسپ واقعہ یاد آگیا- میرے ایک کرنل دوست تھے- انہوں نے سروس کا آغاز دوسری عالمگیر جنگ کے دوران کیا- وہ بحیثیت ایک جونیئر افسر کے ملایا میں پوسٹ تھے- جاپان نے ایٹمی حملہ کے بعد سرنڈر کر دیا- جنگ ختم ہو گئی- جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے- ان صاحب کو حکم ملا کہ وہ ایک جاپانی لیفٹیننٹ کے ساتھ جیپ میں سارے جنگلات کا دورہ کریں اور اس جاپانی افسر کی مدد سے جاپانیوں کے پوشیدہ ڈپوز کو معلوم کریں- خیر ڈیوٹی شروع ہو گئی-

ڈرائیور جیپ چلاتا- یہ کرنل صاحب جو اس وقت کیپٹن تھے اگلی سیٹ پر اور جاپانی لفٹیننٹ پیچھے ان کے مددگار کے طور پر ہوتا- ٹیڑھی میڑھی کچی سڑکوں پر یہ لوگ سارا دن پھرتے- ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ پیچھے بیٹھا جاپانی بڑے زور سے چیخا ڈرائیور کو جیپ کھڑی کرنے کو کہا- خیر جیپ رک گئی- اس جاپانی نے نیچے چھلانگ دی- بھاگ پڑا اور نزدیک گھنے جنگل میں کھڑے ایک جاپانی سپاہی کو زور زور سے مارنے لگا-

اس وقت کی جاپانی فوج کے اندر سینئر اپنے ماتحت کو جسمانی طور پر مار سکتا تھا- ان صاحب نے مداخلت کی اور اس سپاہی کو مارنے کی وجہ پوچھی- تو اس نے کہا سر اس نے مجھے دیکھنے کے بعد سیلوٹ نہیں کیا اس لئے اسے سزا دے رہا ہوں- یہ صاحب کہنے لگے دیکھو تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو- تم تو اب جنگ ہار چکے ہو- اس پر وہ جاپانی افسر کہنے لگا سر ہم نے جنگ ہاری ہے- ڈسپلن نہیں ہارا-

اب پڑھنے سننے میں یہ ایک عام معمولی سا فقرہ ہے مگر اس کے اندر ایک بہت بڑا پیغام ہے- قوم ہار بھی جائے تو ڈسپلن اور نظم و ضبط کو خیرباد نہیں کہا کرتی- آج ذرا غور تو کر دیکھیں وہی جاپانی قوم جس پر پہلی بار دو بڑے ایٹم بم گرائے گئے اب وہ دنیا کے صنعتی اور کاروباری نقشہ پر کس طرح حکومت اور راج کر رہی ہے- ان واقعات اور بیانات سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ ہم اپنے روزمرہ کے کاروبار اور مشاغل میں ڈسپلن پر عمل کریں- اس کے اندر ایک حسن ہے- نکھار ہے- وقار ہے تاب اور چمک ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ ہماری ہر طرح کی کامیابی کا ضامن ہے-

وقفِ عارضی کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں-

○ "وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں-"

(الفضل 14- مئی 1969ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31740 میں نادیہ عتیق بنت مرزا محمد عتیق صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری پارک ضلع عمر کوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نادیہ عتیق بنت مرزا محمد عتیق C/O ذکی میڈیکل سٹور کنری ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر1 مرزا محمد عتیق ولد مرزا محمد رفیع وصیت نمبر 22714 گواہ شد نمبر2 محمد آصف طاہر ولد چوہدری محمد رفیق وصیت نمبر 25643۔

مسل نمبر 31741 میں احمد صہیب قریشی ولد طاہر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد صہیب قریشی ولد طاہر احمد قریشی 27/17 دارالرحمت وسطی ربوہ حال مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد قریشی والد موصی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر گڑھ شہر وصیت نمبر 17236۔ گواہ شد نمبر2 طارق محمود ظفر مربی سلسلہ مظفر گڑھ وصیت نمبر 29211۔

مسل نمبر 31742 میں محمد یٰسین خان ولد ملک محمد حنیف خان قوم پیشہ سوشل ورک عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انگلینڈ U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان ایک عدد واقع انگلینڈ مالیتی اسی ہزار پونڈ جس میں بیوی 1/2 حصہ کی مالک میرا حصہ چالیس ہزار پونڈ ہے (2) مکان ایک عدد واقع انگلینڈ مالیتی بیس ہزار پونڈ (3) مکان ایک عدد واقع انگلینڈ مالیتی پچیس ہزار پونڈ (4) مکان ایک عدد واقع انگلینڈ مالیتی اٹھارہ ہزار پونڈ (5) زرعی اراضی واقع چک نمبر 226 G-B خان پور تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد برقبہ 86 کنال مالیتی دو لاکھ پندرہ ہزار سات سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ 1300 پونڈ ماہوار بصورت روزگار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یٰسین خان ولد ملک محمد حنیف خان۔
21 Walnutdrive Finchfield Wolvehapton England U.K
گواہ شد نمبر1 آدم چغتائی سیکرٹری تعلیم و تربیت برمنگھم U.K گواہ شد نمبر2 مرزا ایم صدیق ساکن U.K

مسل نمبر 31743 میں
Mrs Titin Tartila M.W w/o Drs Muhammad wendy
قوم پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 76-11-10 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ایک عدد مکان برقبہ 150M واقع انڈونیشیا مالیتی 57'500'000 انڈونیشین روپے (2) حق مہر مالیتی 100'000 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 326000 انڈونیشین روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ
Mrs Titin Tartila M.W w/o Drs Muhammad wendy انڈونیشیا
گواہ شد نمبر1
Drs Muhammad Wenday S/O Wendy Jakarta Timur انڈونیشیا
گواہ شد نمبر2
Abdul Mungm S/O Abdul Wahid انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31744 میں
Mrs Saonah W/O Wahab
قوم پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) اراضی واقع انڈونیشیا برقبہ 150M مالیتی 2'000'000 انڈونیشی روپیہ (2) سونا وزنی 60 گرام مالیتی 1'200'000 انڈونیشی روپیہ (3) حق مہر مالیتی 6'00'000 انڈونیشی روپیہ کل میزان 3'800'000 انڈونیشی روپیہ اس وقت مجھے مبلغ 30'000 انڈونیشی روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Saonah W/O Wahab انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Wahab S/O Wirajuma انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Ari Rohani S/O Wahab انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31745 میں
Dr. Mohammad Saleh S/O Buchori
قوم- پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت 1976ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار ایک عدد مالیتی 8'000'000 انڈونیشی روپے اس وقت مجھے مبلغ 500'000 انڈونیشی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد
Dr. Mohammad Saleh S/O Buchori انڈونیشیا
گواہ شد نمبر1
R.A.Riza Adisudarma S/O R.Adisudarma انڈونیشیا
گواہ شد نمبر2
Indi Ibrahim S/O Heatami انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ 4

آپ کے لئے دوگنا حصہ رکھا۔

حلیہ مبارک

آپ کی اصل صورت اور شکل صبیح تو وہی ہے جس کا اوپر تذکرہ گزر چکا ہے تاہم ظاہری لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو خوش خصال و خوب رو بنایا تھا۔ آپ کا قد درمیانہ۔ چہرہ گول، سفید مائل بہ سرخی، پیشانی کشادہ اور داڑھی گھنی اور لمبی تھی۔ آنکھیں گول سیاہ مگر استغنا سے بھرپور [illegible] جسم زیادہ دبلا نہ فربہ، چہرہ پر وقار تھا۔ آپ [illegible] قمیص، پاجامہ، پاؤں میں جوتی کے ساتھ موزے، سر پر عمامہ، کبھی کبھی ٹوپی، سردیوں میں واسکٹ پہنتے، بالکل سادہ اور درویشانہ آپ کا لباس تھا۔ چارپائی پر بیٹھتے وقت قبلہ رو بیٹھتے۔ تنہائی میں آپ کا وقت نوافل و عبادت الٰہی میں گزرتا۔ مجلس درس و تدریس کے علاوہ آپ خاموش رہنا پسند فرماتے۔

رحلت

آپ کی رحلت سے قبل حضرت مصلح موعود نے رؤیا دیکھا کہ کوئی شخص نہایت گھبرائے ہوئے الفاظ میں کہتا ہے دوڑو، دوڑو، قادیان میں ایک ایسا شخص فوت ہوا ہے جس کے فوت ہونے سے آسمان و زمین ہل گئے ہیں۔ آپ نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ واقعی آسمان ہل رہا ہے اور مکان بھی ہل رہے ہیں۔ گویا ایک زلزلہ آیا ہوا ہے۔

آپ کی وفات پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ رؤیا انہی کے متعلق تھی جو پوری ہو گئی۔

اے خدا تو ہمیں بھی ایسے خوش نصیب اور خوشخصال شخص کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ کہ جب ہمارا بھی دم واپسی ہو تو ہم تجھ سے راضی اور تو ہم سے خوش ہو۔ آمین۔

★......★......★......★

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک عبدالرب صاحب بابت ترکہ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ)

مکرم ملک عبدالرب صاحب ساکن نمبر 28/7 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل قطعات میں سے ان کا حصہ ان کے تین ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

1- قطعہ نمبر 28/7 واقع محلہ دارالرحمت غربی برقبہ ایک کنال میں سے نصف (10 مرلہ) مکرم ملک عبدالقیوم صاحب کے نام۔

2- قطعہ نمبر 11/4 واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے محترمہ فریدہ راحت صاحبہ اور محترمہ امتہ الشکور طلعت صاحبہ کے نام بحصہ مساوی۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرم ملک عبدالرب صاحب (خاوند)
2- محترمہ فریدہ راحت صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ امتہ الشکور طلعت صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم ملک عبدالقیوم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم نور حسین عامر دارالعلوم وسطی ربوہ کے والد محترم ملک خادم حسین اعوان صاحب مقیم چکوال کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 11 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
12۔ ستمبر غروب آفتاب 6-20
13۔ ستمبر طلوع آفتاب 5-48

عالمی خبریں

نو ایرانی سفارت کاروں کی نعشیں مزار شریف کے مضافات سے مل گئی ہیں۔ طالبان نے کہا ہے کہ ان سفارت کاروں کا قتل ایسے طالبان نے کیا ہے جو افغان حکومت کے نظم و ضبط میں نہیں آتے۔ ان پر شریعت کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا۔ ایران نے مطالبہ کیا ہے کہ طالبان کی حکومت ان سے معافی مانگے۔ طالبان نے بتایا کہ سفارت کاروں کو قتل کرنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ طالبان کی ہائی کمان نے ایرانی سفارت کاروں کے قتل کا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔

امریکہ کی اپوزیشن جماعت ری پبلکن پارٹی نے صدر امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے امریکہ کی ساکھ تباہ کر کے رکھ دی ہے۔ ان کے مواخذے کا فیصلہ غیر جانبداری سے کریں گے۔ امریکہ خارجہ پالیسی' وائٹ ہاؤس کا وقار اور لیڈر شپ بحران کا شکار ہے۔

روس کے صدر یلسن نے قائم مقام وزیر خارجہ پریماکوف کو وزیراعظم نامزد کر دیا ہے۔ اس سے قبل دو دفعہ ان کے نامزد کردہ وزیراعظم کو روسی پارلیمنٹ 'ڈوما' مسترد کر چکی ہے۔ صدر یلسن کا تازہ اقدام پارلیمنٹ سے اختلافات دور کرنے کی کوشش ہے۔ یہ کارروائی نگران وزیراعظم وکٹر چرنومردین کی طرف سے اپنی نامزدگی واپس لینے کے بعد کی گئی۔ روسی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں ڈوما جس پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہے' اس کے سپیکر نے نئے وزیراعظم کی تقرری کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی نامزدگی کی توثیق کر دی جائے گی۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کوسووو کے پناہ گزینوں کے لئے دو کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ امدادی رقم ایک کروڑ دس لاکھ ڈالر اس کے علاوہ ہے۔

انڈونیشیا میں مظاہرین نے صدر یوسف حبیبی سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کے لئے نعرے بازی کی۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ مظاہرین پر قابو پانے کے لئے سینکڑوں فوجی بلا لئے گئے تھے۔

اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تعاون نہ کرنے پر سلامتی کونسل نے عراق کے خلاف پابندیوں میں غیر معینہ عرصے تک توسیع کر دی ہے صدر صدام کو امریکہ نے دھمکی دی ہے کہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار حاصل نہ کریں۔ وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ نے کہا کہ عراق کے خلاف فوجی اقدام خارج از امکان نہیں۔ معائنہ انسپکٹروں کی رپورٹ پر عراق کے خلاف پابندیوں میں توسیع یا رعایت کا فیصلہ ہونا تھا۔

اقوام متحدہ کی ایک رپوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک ارب لوگ پانی خوراک اور سرچھپانے جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

بھارتی وزیر داخلہ ایڈوانی نے کہا ہے کہ آئی ایس آئی کی کارروائی ناکام بنانے کے لئے انتظامات کرلئے ہیں۔

سوڈان میں قحط کے بعد بارشیں شروع ہو گئیں اور سیلاب سے لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے۔ خانہ جنگی سے تباہ حال ملک میں خوراک کا مسئلہ شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔

سیرالیون میں باغیوں نے حکومت کے حامیوں پر فائرنگ کر کے 50۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

اسلام آباد میں چکلالہ ائربیس پر دو سی ون تھرٹی فوجی طیاروں کے ٹکرا جانے سے سات فوجی شہید ہو گئے طیاروں کے ٹکرانے سے آگ لگ گئی۔ گراؤنڈ چیکنگ کے دوران بریکیس فیل ہونے سے ایک سی 130 دوسرے کھڑے ہوئے سی 130 سے ٹکرا گیا۔ دو افراد شدید زخمی ہوئے۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ جلے ہوئے طیاروں کے ڈھانچوں سے لاشیں امدادی ٹیموں نے نکالیں۔ فائر بریگیڈ آگ بجھانے میں ناکام رہے۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس شدید ہنگامے کے بعد ملتوی کرانے میں وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی نے کامیابی حاصل کر لی۔ پیپلز پارٹی نے وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی۔ لیاقت جتوئی نے اجلاس ملتوی کرانے کے لئے متحدہ (ایم کیو ایم) کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی بار بار سپیکر کو کہتے رہے کہ اجلاس ملتوی کرنے کا گورنر کا حکم پڑھ کر سنائیں۔ لیکن متحدہ کے سپیکر کے انکار پر لیاقت جتوئی نے فوری طور پر لندن فون کر کے الطاف حسین سے رابطہ کیا اور متحدہ کے مطالبات پورے کرنے کے لئے 48 گھنٹے کی مہلت مانگ لی اس پر سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

سندھ اسمبلی میں اقلیتی ارکان نے 15 ویں ترمیم کے خلاف اسمبلی کی سیڑھیوں پر دھرنا دیا۔ اور سپیکر سے الگ نشستیں مانگ لیں۔

وفاقی وزیر چوہدری نثار اور مجید ملک متحدہ (ایم کیو ایم) کے مرکز نائن زیرو جا کر مذاکرات کریں گے۔

پاکستانی شہری ایمل کانسی کو امریکی سی آئی اے کے تین عہدیداروں کو قتل کرنے کے الزام میں 15۔ ستمبر کو سزائے موت دے دی جائے گی ایمل کانسی کو ڈیرہ غازی خان سے گرفتار کر کے امریکہ بھیجا گیا تھا۔

پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے قانونی مشیر نے بتایا ہے کہ میچ فکسنگ کے الزام میں وسیم اکرم' سلیم ملک اور اعجاز احمد پر پابندی نہیں لگے گی۔ جسٹس اعجاز یوسف کی سربراہی میں قائم انکوائری کمیٹی پی سی بی کا اندرونی معاملہ ہے۔ جسٹس قیوم پر مشتمل انکوائری کمیشن کی رپورٹ پر عمل ہو گا۔

آسٹریلوی کرکٹ ٹیم پاکستان کا دورہ ملتوی نہیں کرے گی۔ پاکستانی کھلاڑیوں پر میچ فکسنگ (جوا کھیلنے) کے الزامات سے دورہ پر اثر نہیں پڑے گا۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ سیاچن پر 14 سال سے بے مقصد لڑائی جاری ہے۔ دنیا کی بلند ترین جگہ پر 78 کلو میٹر لمبے گلیشیئر پر سرد ترین موسم میں لڑائی جاری ہے اس چوٹی کی کوئی فوجی اہمیت نہیں۔ کوئی بھی اس کا کنٹرول حاصل نہیں کر پایا۔ بھارت پر دباؤ زیادہ ہے اس کا یومیہ خرچ ایک ملین ڈالر ہے۔

حکومت نے قومی اسمبلی میں اعتراف کیا ہے کہ اہم شخصیات کے موبائل فون غیر ملکی ٹیپ کر رہے ہیں۔ حکومت نے تمام سرکاری افراد کو حساس معاملات پر گفتگو موبائل فون پر نہ کرنے کا حکم دے دیا۔ وزارت مواصلات کو ٹیپنگ روکنے والے آلات درآمد کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

وزیر اعظم نواز شریف نے لندن میں کہا ہے کہ ظلم کا نظام اللہ کے قانون سے ہی ختم ہو گا۔ مسترد شدہ ٹولہ آئینی ترامیم کی مخالفت کر رہا ہے۔

کراچی میں مسجد کے مہتمم سمیت 3۔ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

پولیس تشدد کے خلاف پنجاب بھر میں وکلاء کا عدالتی بائیکاٹ کیا گیا۔ اور ہڑتال کی گئی۔ ذمہ دار پولیس افسروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

پارلیمنٹ وزیر اعظم کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں فیصلے کا اختیار دے دے گی۔ ارکان کی اکثریت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے حق میں تقاریر کرے گی۔ بعض اپوزیشن جماعتوں سے بھی حمایت ملنے کا امکان ہے۔

اسلامی ترقیاتی بینک نے پاکستان فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اور پاکستان کے لئے ڈیڑھ ارب ڈالر کا پیکیج منظور کر لیا ہے۔

طورخم سرحد پر اسامہ بن لادن کے پانچ ساتھی گرفتار کر لئے گئے۔ دو مصری' دو یمنی اور ایک سوڈانی باشندے کو حساس اداروں نے سرحد عبور کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ پانچوں افراد عسکری اور دینی امور کے ماہر ہیں۔ انہیں امریکہ منتقل کرنے کی بات چیت شروع ہو گئی۔

امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ نواز شریف سے نفاذ شریعت کی توقع کرنا حماقت ہے۔

العطاء جیولرز
DT-145/C کری روڈ
نزد النساء مرچوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر : طاہر محمود
فون 844986

ہومیوپیتھک کا قیمتی تحفہ مفت
حضور کی ہومیوپیتھک کتاب کا نیا ایڈیشن ۱۹۹۸ء
صرف ۱۱۷۔ ادویات پر مشتمل بکس کی خریداری پر
مفت
نت نئی خدمت کے ساتھ
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ
فون گھر 213133

• وولٹیج سٹیبلائزرز • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فون: 7223347-7239347-7354873

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (مجرب اطہرام) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زد جام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بال کھینچئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659